© rasailojaraid.com

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

عدل

قسط نمبر 4

قولہ تعالیٰ: ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون (النحل)

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے کئی ایک مقامات پر عدل کا تذکرہ فرمایا ہے سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شھدآء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بھما فلا تتبعوا الھوی ان تعدلوا وان تلوآ او تعرضوا فان اللہ کان بما تعملون خبیرا (آیت ۱۳۵) اے لوگو جو ایمان لائے ہو انصاف کے علمبردار اور اللہ کیلئے گواہ بنو اگرچہ وہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو، فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔

مذکورہ آیت (نساء کی) میں تمام اھل ایمان کو عدل و انصاف پر قائم رہنے اور سچی گواہی وشہادت دینے کی ہدایت کی گئی ہے اور جو چیزیں قیام عدل یا سچی گواہی میں رکاوٹ ہو سکتی ہیں ان کو نہایت بلیغ انداز میں دور کیا گیا ہے۔ عدل ہی کے موضوع پر سورۃ المائدہ کی آیت ۸ کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے۔

اے ایمان والو! اللہ کی خاطر حق پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

علاوہ ازیں سورۃ الحدید کی آیت نمبر 25 کا ترجمہ دیکھئے:

یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت اور قوت ہے اور لوگوں کیلئے اور بہت سے فوائد ہیں۔

سورہ حدید کی مذکورہ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں آدم علیہ السلام کو خلیفۃ اللہ بنا کر بھیجنے کا اور پھر ان کے بعد دوسرے انبیاء علیہ السلام کے بعد دیگر بھیجتے رہنے کا اور ان کے ساتھ بہت سی کتابیں اور صحیفے، نازل فرمانے کا اہم مقصد یہی تھا کہ دنیا میں انصاف اور اس کے ذریعے امن و امان قائم ہو اور اس آیت میں لوہا اتارنے کا ذکر کر کے اس طرف بھی اشارہ فرمادیا کہ تمام لوگوں کو عدل و انصاف پر قائم رکھنے کیلئے صرف وعظ ونصیحت ہی کافی نہ ہوگی بلکہ کچھ ظالم اور شریر لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کو لوہے کی زنجیروں اور دوسرے ہتھیاروں سے مرعوب کر کے انصاف پر قائم کیا جائے گا اور ظلم کا خاتمہ ہوگا۔

خیر خواھی

عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ ﷺ قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ، من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ بھا کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم وزیادتی کرتا ہے اور نہ اسے (بے یار ومددگار چھوڑ کر دشمن) کے سپرد کرتا ہے، جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے کوئی پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے، کوئی (بڑی) پریشانی دور فرمادے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا (بخاری ومسلم)

قارئین کرام! مذکورہ حدیث اس لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں تمام اہل اسلام کو ایک خاندان کے افراد کی طرح رہنے کی ہدایات دی گئی ہیں کہ جس طرح ایک مسلم اپنے بیٹے، بھائی، اور بہن وغیرہ پر کوئی ظلم وزیادتی کرنا پسند نہیں کرتا اور مدد کے موقعہ پر اسے بے یار ومددگار چھوڑنا پسند نہیں کرتا اور اسے کوئی ضرورت ہو تو اسے پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، کسی تکلیف اور پریشانی میں مبتلا ہو تو اسے دور کرنے کی اور اس سے کوئی جرم اور کوتاہی اگر سرزد ہو جائے تو اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، یہی معاملہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اور اسی کو پسند کرنا چاہئے جیسا کہ دوسری حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کیلئے وہی کچھ پسند نہیں کرتا جو اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے (بخاری ومسلم)

مسلمان کا مصیبت کے وقت مسلمان بھائی کی مدد کرنا یقیناً انتہائی مستحسن عمل ہے جس سے اللہ رب العزت خوش ہوتا ہے اور اس کا بہترین صلہ اسے دنیا وآخرت میں عطا فرماتا ہے۔ گویا یہ ایک اسلامی معاشرے میں اجتماعی کفالت کا ایک بہترین نظام ہے جس پر اگر مسلمان عمل کریں تو آخرت کی بھلائی کے ساتھ ان کی دنیا بھی امن وسکون کا گہوارہ بن سکتی ہے کاش اہل اسلام دین اسلام کی سنہری تعلیمات کو اپنی زندگی میں نافذ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جملہ اہل اسلام کو اسلام کے ابدی اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

© rasailojaraid.com